(امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" سے لئے گئے مواد کی دوسری قسط)

اہم سوالات و جوابات

صفحات 28

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ''کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'' کے صفحہ 39 تا 66 سے لیا گیا ہے۔

اہم سوالات وجوابات

دُعائے عطّار

یاالٰہی! جو کوئی ''اہم سُوالات وجوابات'' کے 28 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کے ایمان کی حفاظت فرما۔ اٰمین بجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز کے بعد حمد وثنا اور دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ''دُعا مانگ، قبول کی جائے گی، سُوال کر، دیا جائے گا۔''

(سُنَنُ النَّسائی ص ۲۲۰ حدیث ۲۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بعض اَہم اِصطِلاحات کے بارے میں سُوال جواب

ایمان کی تعریف

سُوال: ایمان کی تعریف بتادیجئے۔

جواب: ایمان لُغت میں **تصدیق کرنے** (یعنی سچا ماننے) کو کہتے ہیں۔ (تفسیر قُرطُبی ج ۱ ص ۱۴۷) **ایمان** کا دوسرا لُغوی معنٰی ہے: **اَمن**

www.dawateislami.net

دینا۔ چُونکہ مومن اچھّے عقیدے اِختیار کرکے اپنے آپ کو دائمی یعنی ہمیشہ والے عذاب سے اَمن دے دیتا ہے اس لئے اچھے عقیدوں کے اختیار کرنے کو **ایمان** کہتے ہیں۔(تفسیرِ نعیمی ج ۱ص ۸) اور اِصطِلاحِ شَرع میں **ایمان** کے معنیٰ ہیں: ''سچّے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو **ضَروریاتِ دین** سے ہیں۔''

(ماخوذاز بہارِ شریعت حصّہ ۱ ص ۹۲)

اور اعلیٰ حضرت **امام اَحمد رضاخان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: محمدٌ رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو ہر بات میں سچا جانے، حضور کی حقّانیّت کو صِدقِ دل سے ماننا ایمان ہے جو اس کا مُقِرّ (یعنی اقرار کرنے والا) ہو اسے مسلمان جانیں گے جبکہ اس کے کسی قول یا فعل یا حال میں اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) کا انکار یا تکذِیب (یعنی جھٹلانا) یا توہین نہ پائی جائے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۹ ص ۲۵۴)

کُفر کی تعریف

سُوال: کُفر کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: کُفر کا لُغوی معنیٰ ہے: ''کسی شے کو چُھپانا۔'' (اَلمُفرَدات ص ۷۱۴) اور اِصطِلاح میں کسی ایک **ضَرورتِ دینی** کے انکار کو بھی **کُفر** کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام **ضَروریاتِ دین** کی تصدیق کرتا ہو۔ (ماخوذاز

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بہارِ شریعت حصّہ ۱ ص ۹۲) جیسے کوئی شخص اگر تمام **ضَروریاتِ دین** کو تسلیم کرتا ہو مگر **نماز** کی فرضیّت یا **ختمِ نبوّت** کا منکِر ہو وہ **کافر** ہے۔ کہ **نماز** کو فرض ماننا اور **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی ماننا دونوں باتیں **ضَروریاتِ دین** میں سے ہیں۔

ضَروریاتِ دین کی تعریف

سُوال: ضَروریاتِ دین کسے کہتے ہیں؟

جواب: ضَروریاتِ دین، اسلام کے وہ اَحکام ہیں، جن کو ہر خاص وعام جانتے ہوں، جیسے **اللہ** عزَّوَجلَّ کی وَحدانیّت (یعنی اس کا ایک ہونا)، انبیائے کرام عَلَیھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی نُبُوَّت، نَماز، روزے، حج، جنّت، دوزخ، قِیامت میں اُٹھایا جانا، حساب وکتاب لینا وغیرھا۔ مَثَلاً یہ عقیدہ رکھنا (بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے) کہ حُضُور **رحمۃٌ لِّلعٰلمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم "**خاتَمُ النَّبِیّین**" ہیں **حُضُورِ اکرم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ **عوام** سے مُراد وہ مُسلمان ہیں جو **عُلَماء** کے طبقہ میں شُمار نہ کئے جاتے ہوں مگر **عُلَماء** کی صُحبت میں بیٹھنے والے ہوں اور عِلمی مسائل کا ذَوق رکھتے ہوں۔ وہ لوگ مُراد نہیں جو دُور دراز جنگلوں پہاڑوں میں رہنے والے ہوں جنہیں صحیح **کلِمہ** پڑھنا بھی نہ آتا ہو کہ ایسے لوگوں کا **ضَروریاتِ دین** سے ناواقف ہونا اِس دینی ضَروری کو غیر ضَروری

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

نہ کردے گا۔ البتّہ ایسے لوگوں کے **مسلمان** ہونے کے لئے یہ بات ضَروری ہے کہ **ضَروریاتِ دین** کے مُنکِر (یعنی انکار کرنے والے) نہ ہوں اور یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ **اسلام** میں جو کچھ ہے حق ہے۔ ان سب پر اِجمالاً **ایمان** لائے ہوں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱ ص ۹۲ مُلَخَّصاً)

ضَروریاتِ دین کی مزید وضاحت کیلئے **نُزْھَۃُ الْقاری شرحِ صحیح البخاری** جلد اوّل **صَفْحَہ 294** سے اِقتِباس مُلاحَظہ ہو، چُنانچہ شارِحِ بخاری حضرت علامہ **مفتی محمد شریف الحق** امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ایمان کی تعریف میں **ضَروریاتِ دین** کا (جو) لفظ آیا ہے، اس سے مُراد وہ دینی باتیں ہیں جن کا دین سے ہونا ایسی **قَطعی یقینی دلیل** سے ثابِت ہو جس میں ذرّہ برابر شُبہ نہ ہو اور ان کا دینی بات ہونا ہر عام و خاص کو معلوم ہو۔ **خواص** سے مُراد عُلماء ہیں اور **عوام** سے مُراد وہ لوگ ہیں جو عالم نہیں مگر عُلماء کی صُحبت میں رہتے ہوں۔ اِس بِنا پر وہ دینی باتیں جن کا دینی بات ہونا سب کو معلوم ہے مگر ان کا ثُبُوت **قَطْعی** نہیں تو وہ ضروریاتِ دین سے نہیں مَثَلاً **عذابِ قبر، اعمال کا وَزن**۔ یونہی وہ باتیں جن کا ثُبُوت **قَطْعی** ہے مگران کا دین سے ہونا عوام وخواص سب کو معلوم نہیں تو وہ بھی **ضَروریاتِ دین** سے نہیں، جیسے

www.dawateislami.net

صُلبی بیٹی (1) کے ساتھ اگر پوتی ہوتو پوتی کو چھٹا حصّہ ملیگا۔

جن دینی باتوں کا ثُبوت **قَطْعی** ہو اور وہ **ضَروریاتِ دین** سے نہ ہوں ان کا مُنکِر (یعنی انکار کرنے والا) اگر اس کے ثُبوت کے **قطعی** ہونے کو جانتا ہو تو **کافِر** ہے اور اگر نہ جانتا ہو تو اسے بتایا جائے، بتانے پر اگر حق مانے تو مسلمان اور بتانے کے بعد بھی اگر اِنکار کرے تو **کافر**۔ (شامی ج۳ص۳۰۹)

وہ باتیں جن کا دین سے ہونا سب کو معلوم ہے مگر ان کا ثُبوت **قطعی** نہیں ان کا مُنکِر **کافر** نہیں اگر یہ باتیں **ضَروریاتِ مذہبِ اَہلسنّت** سے ہوں تو (انکار کرنے والا) گمراہ اور اگر اس سے بھی نہ ہو تو **خاطی** (یعنی خطار کار)۔

مدینہ

(1) نُزہۃُ القاری کے نسخوں میں اس جگہ "بیٹی" کے بجائے "بیٹیوں" لکھا ہے جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ حضرت علامہ ابن ہُمام عَلَیہ رَحمۃُ اللہِ السَّلَام "المسایرہ" صفحہ 360 پر تحریر فرماتے ہیں: جن کا ثُبوت **قطعی** ہے مگر وہ **ضَروریاتِ دین** کی حد کو نہ پہنچا ہو جیسے (میراث میں) صُلبی بیٹی کے ساتھ اگر پوتی ہو تو پوتی کو چھٹا حصّہ ملنے کا حکم اجماعِ اُمّت سے ثابت ہے...الخ (المسایرۃ ص ۳٦۰)

www.dawateislami.net

ضَروریات مذہبِ اَہلِسنّت

مذہبِ اَہلسنّت کی ضَرو ریات کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا مذہبِ اہلسنّت سے ہونا سب عوام وخواصِ اہلسنّت کو معلوم ہو۔ جیسے عذابِ قبر، اعمال کا وزن۔ (نُزهَةُ القاری شرحِ صحیح البخاری ج۲ص)

توحید کی تعریف

سُوال: توحید کسے کہتے ہیں؟

جــواب: اللہ تعالیٰ کو اُس کی ذات وصِفات اور اَحکام واَفعال میں شریک سے پاک ماننا توحید ہے۔

شِرك کی تعریف

سُوال: شرک کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: شرک کا معنیٰ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کو واجِبُ الوُجود یا مستحقِ عبادت (کسی کو عبادت کے لائق) جاننا یعنی اُلوہِیّت میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کُفر کی سب سے بدترین قسم ہے۔ اس کے سوا کوئی بات کیسی ہی شدید کُفر ہو حقیقۃً شرک نہیں۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۱ ص۹٦ مُلَخَّصاً)

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

واجِبُ الوُجُود کسے کہتے ہیں؟

سُوال: ابھی آپ نے واجِبُ الوُجُود کی اِصطِلاح بیان کی اِس کے معنیٰ بھی بتا دیجئے۔

جواب: واجِبُ الوُجُود ایسی ذات کو کہتے ہیں جس کا وُجود (یعنی ''ہونا'') ضَروری اور عدَم مُحال (یعنی نہ ہونا غیر ممکن) ہے یعنی (وہ ذات) ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی، جس کو کبھی فَنا نہیں، کسی نے اِس کو پیدا نہیں کیا بلکہ اِسی نے سب کو پیدا کیا ہے۔ جو خود اپنے آپ سے موجود ہے اور یہ صرف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات ہے۔

(ہمارا اسلام حصّہ سوم ص ۹۵)

نِفاق کی تعریف

سُوال: نِفاق کی کیا تعریف ہے؟

جواب: زَبان سے اسلام کا دعوٰی کرنا اور دل میں اسلام سے اِنکار کرنا **نِفاق** ہے۔ یہ بھی **خالِص کُفر** ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے جہنَّم کا سب سے نچلا طَبَقہ ہے۔ سرورِ کائنات، شَہَنشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہِری حیات کے زمانے میں اِس صِفَت کے کچھ

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے:(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اَفراد بطورِ **مُنافقین** مشہور ہوئے ، ان کے باطِنی کُفْر کو **قرآنِ مجید** میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز **سلطانِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بعطائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ اپنے وسیع عِلْم سے ایک ایک کو پہچانا اور نام بنام فرما دیا کہ یہ یہ **منافق** ہیں۔ اب اِس زمانے میں کسی مخصوص شخص کی نسبت یقین سے کہنا کہ وہ **مُنافق** ہے مُمکِن نہیں کہ ہمارے سامنے جو **اسلام** کا دعویٰ کرے ہم اُسے **مسلمان** ہی سمجھیں گے جب تک کہ **ایمان** کے مُنافی (یعنی ایمان کے اُلٹ) کوئی قول (بات) یا فِعل (کام) اُس سے سَر زَد نہ ہو۔ البتّہ **نِفاق** یعنی مُنافَقت کی ایک شاخ اِس زمانے میں بھی پائی جاتی ہے کہ بہُت سے **بد مذہب** اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جائے تو اسلام کے دعوے کے ساتھ ساتھ بہُت سے **ضروریاتِ دین** کا اِنکار بھی کرتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ اوّل ص ٩٦ مُلَخَّصاً)

مُرْتَد کی تعریف

سُوال: مُرتَد کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُرتَد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے اَمر کا اِنکار کرے جو

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔

ضروریاتِ دین سے ہو۔یعنی زَبان سے **کلِمۂ کُفر** بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گُنجائش نہ ہو۔ یو ہیں بعض اَفعال (کام) بھی ایسے ہیں جن سے **کافر** ہوجاتا ہے مَثَلاً بُت کو سجدہ کرنا، مُصْحَف شریف (قرانِ پاک) کو نَجاست کی جگہ پھینک دینا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۳)

کُفْر کی اَقسام اور تَکْفِیر کے بارے میں سُوال جواب

کلِماتِ کُفر کی قِسمیں

سُوال: کَلِماتِ کُفر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: کَلِماتِ کُفْر کی دو قسمیں ہیں (۱) لُزُومِ کُفر (۲) اِلتِزامِ کُفر۔چُنانچِہ صَدْرُالشَّرِیْعَہ ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: **اقوالِ کُفْر**یہ دو قسم کے ہیں (۱) ایک وہ جس میں کسی معنیٰ صحیح کا بھی اِحتِمال (یعنی پہلو) ہو (۲) دوسرے وہ کہ اس میں کوئی ایسے معنیٰ نہیں بنتے جو قائل کو کُفر سے بچاوے۔اِس میں اوّل کو **لُزُوم**

www.dawateislami.net

کُفر کہا جاتا ہے اور قسمِ دُوم کو **اِلتِزامِ کُفر**۔ لُزُومِ کفر کی صورت میں بھی فُقَہائے کرام (رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام) نے حکمِ کُفر دیا مگر مُتَکَلِّمِین (1) (رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین) اِس سے سُکوت کرتے (یعنی خاموشی اختیار فرماتے) ہیں۔ اور فرماتے ہیں جب تک **اِلتزام** کی صُورت نہ ہو قائل کو کافِر کہنے سے سُکوت کیا جائیگا اور اَحْوَط (یعنی زِیادہ مُحتاط) یِہی مذہبِ مُتَکَلِّمِین (رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین) ہے۔ واللہ اعلم. (فتاوٰی امجدیہ ج ٤ ص ۵۱۲، ۵۱۳)

لُزُوم و اِلتِزام کی تفصیل

سُوال: لُزُومِ کُفر اور **اِلتزامِ کُفر** کی مزید تفصیل بیان کر دیجئے۔

جواب: لُزُومِ کُفر کی تعریف کا خُلاصہ یہ ہے کہ وہ بات عَینِ کُفر نہیں مگر کُفر تک پہنچانے والی ہے اور **اِلتِزَام کُفر** یہ ہے کہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا صَراحۃً (یعنی واضح طور پر) خِلاف کرے۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ

مدینہ

(1) جو عُلَمائے کرام علمِ کلام یعنی علمِ عقائد کے ماہر ہوتے ہیں اور نقلی یعنی شرعی دلائل کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل سے بھی عقائد کو ثابت کرتے ہیں انھیں مُتَکَلِّمِین کہا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن **لُزُوم وَالتِزام** کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: ''سَیِّدُالعٰلَمِین مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ و) صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم جو کچھ اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کے پاس سے لائے ان سب میں ان کی تصدِیق کرنا اور سچّے دل سے ان کی ایک ایک بات پر یقین لانا **ایمان** ہے اور مَعَاذَاللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) ان میں سے کسی بات کا جُھٹلانا اوراس میں ادنیٰ شک لانا **کُفر** (ہے)۔ پھر یہ انکار جس سے خدا (عزوجل) مجھے اور سب مسلمانوں کو پناہ دے، دوطرح ہوتا ہے (۱) **لُزُومی** و (۲) **اِلتِزامی**۔ اِلتِزامی یہ کہ ضَروریاتِ دین سے کسی شئے کا تَصرِیحاً (یعنی صاف صاف) خِلاف کرے یہ **قطعاً اِجماعاً کُفر** ہے اگرچہ (خِلاف کرنے والا) نامِ **کُفر** سے چِڑے اور کمالِ اسلام کا دعوٰی کرے۔۔۔۔۔۔۔ جیسے طائِفۂ تالِفۂ نَیاچِرہ (یعنی ہلاک وبرباد ہونے والے نیچری فرقہ والوں) کا، وُجُودِ مَلَک وجنّ وشیطان و آسمان ونار وجِنان ومُعجِزاتِ انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام سے اُن معانی پر کہ اہلِ اسلام کے نزدیک حُضُور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مُتَوَاتِر ہیں

www.dawateislami.net

انکار کرنا اور اپنی تاوِیلاتِ باطِلہ وتوہُّماتِ عاطِلہ (یعنی جھوٹی تاویلوں اور خالی وہموں) کو لے مرنا۔ نہ ہرگز ہرگز ان تاویلوں کے شوشے انہیں **کُفر** سے بچائیں گے، نہ مَحبّتِ اسلام وہمدردی کے جھوٹے دعوے کام آئیں گے ۔۔۔۔۔اور **لُزُومی** یہ کہ جو بات اس نے کہی عین **کُفر** نہیں مگر مُنجر بکُفر (یعنی کُفر کی طرف لے جانے والی) ہوتی ہے، یعنی مآلِ سُخَن ولازِمِ حُکم کو ترتیبِ مُقدَّمات و تَتمِیمِ تقر یبات کرتے لے چلیے تو انجامِ کار اس سے کسی ضَروریٔ دین کا انکار لازِم آئے۔" (فتاوٰی رضویہ ج۱۵ص ۴۳۱)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فتوے کا آسان لفظوں میں خلاصہ

سُوال: سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے **مبارَک فتوے** کے بیان کردہ اقتِباس کا آسان لفظوں میں خلاصہ کر دیجئے۔

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجدِّدِ دین وملّت مولانا **شاہ امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرَّحمٰن اپنے **مبارَک فتوے** کے مذکورہ اقتِباس میں ایمان وکفر کی تعریف بیان کرنے کے بعد کفر کی دو اَقسام **لُزُوم واِلتِزام** (اِلْ۔تِ۔زام) کا ذِکر کرتے

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہوئے فرماتے ہیں: (۱) **اِلتزامِ کُفر** یعنی ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی خِلاف کرنا۔ چاہے وہ خلاف کرنے والا بظاہر اسلام کا کیسا ہی شیدائی بنتا ہو اور بے شک **کُفر** کے نام سے چِڑتا ہو مگر اس پر حُکمِ **کفر** ہے اور وہ اسلام سے خارِج ہے۔ جیسا کہ نیچری فرقہ والے جو کہ بظاہر اسلام اور ملّتِ اسلامیہ کی **مَحبتوں** کا خوب دم بھرتے اور بڑھ چڑھ کر اپنے آپ کو مسلمانوں میں گھپاتے ہیں مگر کئی **ضَروریاتِ دین** کا خلاف کرتے ہیں مَثَلاً ملائکہ، جِنّات، شیطان، آسمان، جنّت، دوزخ اور معجزاتِ انبیاءِ کرام عَلَیھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وہ مَعانی جو کہ ہمارے مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے بتواتُر ثابت ہیں اور سبھی اہلِ اسلام کا جن پر اِتّفاق ہے ان کو تسلیم کرنے کے بجائے اُلٹی سیدھی تاویلوں کے ذریعے اپنے من گھڑت جُداگانہ معنیٰ بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا نیچریوں کو ان کے محبّتِ اسلام کے دعوے ہرگز کفر سے نہیں بچاسکتے (۲) **لُزومِ کُفر** عینِ کُفر تو نہیں ہوتا مگر کفر تک لے جانے والا ہوتا ہے۔ یعنی کلام کا اَنجام اور حکم کا لازم کفرِ حقیقی ہے۔ مراد یہ کہ اگر مُقدَّمات کو ترتیب دیا جائے اور تقریبات کو مکمل کرتے جائیں تو بالآخر کسی ضروری دینی کا

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے:(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

انکار لازم آئے۔ اس کی بہُت سی صورتیں ہوتی ہیں۔

اِخْتِلافی کُفْر کے بارے میں حُکم

سُوال: ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس کے ''قول'' کے کُفر ہونے نہ ہونے میں **اَئِمّۂ دِین** یعنی فُقہا اور مُتکلّمین کا اِختِلاف ہو۔

جواب: ایسا شخص اگرچہ اسلام سے خارِج نہیں، تاہم اس کیلئے **توبہ وتجدیدِ ایمان ونِکاح** کا حکم ہے۔ چُنانچہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، امامِ اَہلِ سنّت، مُجدّدِ دِین ومِلّت مولانا **شاہ احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''پھر جبکہ **اَئِمّۂ دِین** (یعنی فُقہا اور مُتکلّمین) ان کے **کُفر** میں مُختلف ہوگئے تو راہ یہ ہے کہ اگر اپنا بھلا چاہیں جلد اَز سرِ نَو کلمۂ اسلام پڑھیں۔'' چند سُطور بعد مزید فرماتے ہیں: ''اس کے بعد اپنی عورتوں سے تجدیدِ نکاح کریں کہ **کُفرِ خِلافی** (یعنی جس قول یا فعل کے کُفر ہونے میں فُقہا اور مُتکلّمین کا اِختِلاف ہو اُس) کا حُکم یہی ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۱۵ ص ۴۴۵، ۴۴۶)

کُفرِ لُزُومی میں اَعمال برباد ہو جاتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: جس کے کسی قول یا فعل کے **کُفر** ہونے میں ائمّہ دین یعنی فُقہا اور مُتَکلّمین کا اِختِلاف ہو، کیا اُس کے بھی تمام اعمال برباد ہو

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جاتے ہیں؟

جواب: نہیں۔ کیوں کہ یہ **کُفرِ لُزُومی** ہے اور ایسا شخص اسلام سے خارِج نہیں ہوتا، اِس کا نکاح بھی نہیں ٹوٹتا اس کی بَیْعَت بھی برقرار رہتی ہے اور اس کے سابِقہ اَعمال بھی برباد نہیں ہوتے۔ البتّہ اس کیلئے **تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح** کا حُکم ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، امامِ اَہلِ سنّت، مُجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نَقْل کرتے ہیں: **علّامہ حَسَن بن عمّار شُرُنبُلالی** (علیہ رحمۃُ اللہِ الوالی) شَرحِ وَھبانِیہ میں پھر **علّامہ علائی** (علیہ رحمۃُ اللہِ الباقی) **شَرحِ تَنوِیر** میں فرماتے ہیں: ''جو **مُتَّفِقہ** کفر ہو وہ اَعمالِ صالحہ اور نکاح کو باطِل کر دیتا ہے اور اسکی اولاد اولادِ زِنا ہوگی۔ اور جس (قول یا فِعل کے کُفر ہونے) میں خِلاف (یعنی اِختِلاف) ہو تو اسے **اِستِغفار، توبہ** اور **تجدید** (ایمان و نکاح) کا حُکم دیا جائے گا۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۱۵ ص۴۴۶)

کیا قَطعی کُفر میں بھی اِختِلاف ہو سکتا ہے؟

سُوال: اگر کُفر **قطعی** ہو (مَثَلاً قادِیانی کا کُفر) اور کوئی مفتی اس میں اختِلاف

کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: وہ ''مفتی'' ہی نہیں جو **قطعی کُفر** میں اختِلاف کرے بلکہ عوام کے ساتھ ساتھ ایسے مفتی کا حکم بھی **فُقَہائے کرام** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے نزدیک یہ ہے: **مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَ كُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ** ۔ یعنی جو اُس (قطعی کفر بکنے والے کافر) کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ (دُرِّمُختار ج٦ ص٣٥٦)

مسلمان کو کافر کہنا کیسا؟

سُوال: کسی سُنّی صحیح العقیدہ مُسلمان کو **کافر** کہنا کیسا ہے؟

جواب: صَدْرُالشَّرِیْعَہ بَدْرُ الطَّرِیقه حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''کسی مُسلمان کو **کافر** کہا تو تعزِیر (یعنی سزا) ہے۔ رہا یہ کہ وہ قائل (یعنی مسلمان کو کافر کہنے والا) خود **کافر** ہوگا یا نہیں، اِس میں **دوصُورتیں** ہیں: ﴿1﴾ اگر اسے مسلمان جانتا ہے تو **کافر** نہ ہوا اور ﴿2﴾ اگر اسے **کافر** اِعتِقاد کرتا ہے (یعنی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ کافر ہے) تو خود **کافر** ہے کہ مسلمان کو **کافر** جاننا دینِ اسلام کو **کُفر** جاننا ہے اور دینِ اسلام

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم): جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

کو کُفر جاننا **کُفر** ہے۔ ہاں اگر اس شخص میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جس کی بِنا پر تکفیر ہو سکے اور اس نے اُسے **کافِر** کہا اور **کافِر** جانا تو (کہنے والا) **کافِر** نہ ہوگا۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ٦ ص ١١١) **نیز فرمایا:** (مسلمان کو بطورِ گالی) بدمذہب، مُنافِق، زِندِیق، یہودی، نَصرانی، نصرانی کا بچّہ، کافِر کا بچّہ کہنے پر بھی تَعزِیر (سزا) ہے۔" (بہارِ شریعت حصّہ ۹ ص ۱۲٦، ۱۲۷، دُرِّمُختار ج ٦ ص ۱۱۲، اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج ٥ ص ٧٤) البتّہ جو واقِعی **کافِر** ہے اُس کو **کافِر** ہی کہیں گے۔

دوسرے کے بارے میں کافِر ہونے کی آرزو

سُوال: زید نے بکر سے کہا: " کاش! تُو سِکھ ہوتا کہ کم از کم تیرے چہرے پر داڑھی تو ہوتی۔" زید کے بارے میں کیا حُکم ہے؟

جواب: زید بے قید کے اِس **قولِ بَدْ تَرَاز بَول** میں **کُفر** پر راضی رہنا پایا جا رہا ہے یہ کہنا **کُفر** ہے حضرت علاّمہ **علی قاری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الباری نقل کرتے ہیں: "**سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: کسی کے **کُفر** پر راضی ہونا بِغیر کسی تفصیل کے

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

کُفر ہے۔" (منح الروض للقاری ص۴۸۴،۴۸۵)

بے خیالی میں کُفر بک دینا

سُوال: اگر کسی کے منہ سے بے خیالی میں **کُفر** نکل گیا مَثَلاً کہنا چاہتا تھا، "**اللّٰہ** مالِک ہے" مگر مَعاذَاللہ منہ سے نکلا، "**اللّٰہ** مالِک نہیں" کیا اِس صورت میں بھی **کافر** ہو جائیگا؟

جواب: قائل کا قول تو یقیناً **کُفر** ہے مگر اس کی **تکفیر** نہیں کی جائیگی کہ بے خیالی میں یہ کَلِمہ صادِر ہوا۔ صَدرُالشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مَولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: "کہنا کچھ چاہتا تھا اور زَبان سے کُفر کی بات نکل گئی تو **کافِر** نہ ہوا یعنی جبکہ اِس اَمر سے اظہارِ نفرت کرے کہ سُننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غَلَطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پَچ کی (یعنی جو کچھ منہ سے نکلا اُس پر اَڑا رہا) تو اب **کافر** ہو گیا کہ **کُفر** کی تائید کرتا ہے۔" (بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۴)

نابالغ کا کُفر بکنا

سُوال: اگر کوئی نابالغ بچّہ کلِمۂ کُفر بک دے تو کیا اُس پر بھی حکمِ **کُفر** لاگو

ہو جاتا ہے؟ اگر ہاں تو پھر جب بالغ ہونے کے بعد اُس کو پتا چلے کہ میں نے نابالغی میں کُفر بکا تھا اور جو کُفر بکا تھا کچھ کچھ یاد ہے صحیح طرح یاد بھی نہیں تو اب کس طرح توبہ کرے؟

جواب: نابالغ سمجھدار کا کُفر و اسلام مُعتَبَر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سنّت، مُجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: سمجھدار بچّہ اگر اسلام کے بعد کُفر کرے تو ہمارے نزدیک وہ مُرتَد ہو گا۔ (ماخوذ از فتاوٰی افریقہ ص ۱٦)

معلوم ہوا بالغ یا سمجھدار نابالغ کُفر کرے تو مُرتَد ہو جائے گا۔ اگر بالغ ہونے کے بعد اِحساس ہوا اور اگر کُفریہ قول یاد ہے تو خاص اُس سے توبہ کرے اور اگر شک ہے یا یاد نہیں تو اُس مشکوک کُفریہ کلمہ سَمیت ہر قِسم کے کُفر سے توبہ کرے۔ یعنی اس طرح کہے: ''میں تمام کُفریات سے توبہ کرتا ہوں۔'' پھر کلمہ پڑھ لے۔

نابالِغ بچّے کے مسلمان ہونے کا مسئلہ؟

سُوال: والِدین میں ایک کافر ہے اور دوسرا مسلمان۔ اِس صورت میں بچّوں کو مسلمان شُمار کریں گے یا کافر؟

www.dawateislami.net

جواب: نابالغ مگر سمجھدار بچے کے مسلمان یا کافر ہونے میں خود اسی بچّہ کا اعتبار ہے البتّہ ناسمجھ بچّہ میں تفصیل یہ ہے کہ کافر میاں بیوی میں سے اگر کوئی ایک مسلمان ہوگیا تو اُن کے نابالغ ناسمجھ بچّے مسلمان ہونے والے کے تابع ہوں گے یعنی مسلمان مانے جائیں گے لہٰذا کافر باپ زندہ ہو یا مرگیا ہو، ماں کے قَبولِ اسلام سے ناسمجھ نابالغ بچّے خود بخود مسلمان ہو گئے۔ جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 26 صَفْحَہ 327 پر فرماتے ہیں: ''**ماں کے مسلمان ہونے سے دونوں نابالغ بچّے مسلمان ہو گئے۔**'' ہدایہ ودُرِّ مُختار وغیرہما میں ہے: (**فُقَہائے کرام** رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں:) بچّہ والدَین میں بہتر دین والے کے تابِع ہوتا ہے۔ (تَنوِیرُ الْاَبصَار ج٤ ص ٣٦٧)

نا بالِغ کا کُفْر کس عُمْر میں مُعْتَبَر ہے؟

سُوال: نابالغ بچّہ کا کُفْر کس عمر میں مُعتبر ہے؟

جواب: سات برس یا زیادہ عمر کا بچّہ جو کہ اچھے بُرے کی تمیز رکھتا ہو وہ اگر کُفْر

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کرے گا تو **کافر** ہو جائے گا کیوں کہ اُس کا کفر و اسلام مُعتبر ہے۔ (مُلَخّص از فتاوٰی رضویہ ج ۱٤ ص ۲٤۲)

کافر کو کافر کہنا ضروری ہے

سُوال: کافر کو کافر کہنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: کافِر کو کافِر کہنا نہ صِرف جائز بلکہ بعض صورتوں میں فرض ہے۔ صَدرُ الشَّرِیعَه، بَدرُ الطَّرِیقه حضرت علّامہ مَولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''ایک یہ وَبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ہم تو **کافر** کو بھی **کافر** نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اِس کا خاتمہ کُفر پر ہوگا۔'' یہ بھی غَلَط ہے۔ قُرآنِ عظیم نے **کافر** کو **کافر** کہا اور **کافر** کہنے کا حُکم دیا۔ (چُنانچہ ارشاد ہوتا ہے:)

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ(۱) تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرما دو اے کافرو! (پ ۳۰ الکافرون ۱)

اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی **مسلمان** نہ کہو، تمہیں کیا معلوم کہ اِسلام پر مرے گا، خاتمہ کا حال تو **خدا** (عَزَّوَجَلَّ) جانے۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: بعض **جاہل** یہ کہتے ہیں کہ ''ہم کسی کو **کافر**

www.dawateislami.net

نہیں کہتے عالِم لوگ جانیں وہ **کافر** کہیں۔'' مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو یُوہی عقائد ہونگے جو قُرآن وحدیث وغیرہما سے عُلَمانے اُنھیں بتائے یا عوام کے لیے کوئی شرِیعت جُداگانہ ہے؟ جب ایسا نہیں تو پھر عالِمِ دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے! نیز یہ کہ **ضَرورِیّاتِ** (دین) کا انکار کوئی ایسا اَمر نہیں جو عُلَما ہی جانیں۔ عوام جو عُلَما کی صُحبت سے مُشرَّف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی اُن سے بے خبر نہیں ہوتے۔ پھر ایسے مُعامَلہ میں پہلُوتہی اور اِعراض (یعنی منہ پھیرنے) کے کیا معنٰی!

(بہارِ شریعت حصّہ ۹ ص ۱۷۳، ۱۷۴)

قطعی کافِر کے کُفر میں شک کرنے والا بھی کافِر ہو جاتا ہے

مزید **بہارِ شریعت** حصّہ اوّل میں ہے: ''**مسلمان کو مسلمان، کافِر کو کافِر جاننا ضَروریاتِ دین سے ہے**..... قَطعی کافِر کے کُفر میں شک بھی آدمی کو **کافِر** بنا دیتا ہے...... اِس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں! جتنی دیر اسے **کافِر** کہو گے اُتنی دیر اللہ اللہ کرو یہ ثواب کی بات ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔

کہتے ہیں کہ **کافِر کافِر** کا وظیفہ کرلو! مقصود یہ ہے کہ اسے **کافِر** جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً (یعنی یقینی طور پر) **کافِر** کہو، نہ یہ کہ اپنی صُلحِ کُل سے اس کے **کُفر** پر پردہ ڈالو۔'' (ماخوذ از بہارِ شریعت حصّہ ۱ ص ۹۸)

کیا عام آدمی حکمِ کُفر لگاسکتا ہے؟

سُوال: گھر کے فرد یا دوست وغیرہ کی کوئی بات سُن یا دیکھ کر کیا عام آدمی بھی اُس کو **کافِر** کہہ سکتا ہے؟

جواب: جب کسی بات کے **کُفر** ہونے کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہو مَثَلاً کسی مفتی صاحِب نے بتایا ہو یا کسی مُعتبر کتاب مَثَلاً **بہارِ شریعت** یا **فتاویٰ رضویہ شریف** وغیرہ میں پڑھا ہو تب تو اُس کُفری بات کو **کُفر** ہی سمجھے ورنہ صِرف اپنی اٹکل سے ہرگز ہرگز ہرگز کسی مسلمان کو **کافِر** نہ کہے۔ کیوں کہ کئی جُملے ایسے ہوتے ہیں جن کے بعض پہلو **کُفر** کی طرف جارہے ہوتے ہیں اور بعض اسلام کی طرف اور کہنے والے کی **نیّت** کا بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اُس نے کون سا پہلو مُراد لیا ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، امامِ اَہلِ سنّت، مُجدّدِ دِین ومِلّت مولانا شاہ اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن

فرمانِ مصطفٰی: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

فرماتے ہیں: ہمارے ائمہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اگر کسی کلام میں 99 اِحتمال کُفر کے ہوں اور ایک اسلام کا تو واجِب ہے کہ احتمالِ اسلام پر کلام محمول کیا جائے جب تک اس کا خِلاف ثابت نہ ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۴ ص۶۰۴،۶۰۵)

صَدرُ الشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقَہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: کسی کلام میں چند معنے بنتے ہیں بعض کُفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اُس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل (کہنے والے) نے معنیٔ کُفر کا ارادہ کیا مَثَلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مُراد یہی (کفریہ معنی والی) ہے تو (اب) کلام کا مُحتَمَل (مُحْ۔تَ۔مَل) ہونا (یعنی کلام میں تاویل کا پایا جانا) نفع نہ دیگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کُفر ہونے سے قائل کا کافِر ہونا ضَرور نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۹ ص ۱۷۳)

بِغیر عِلْم کے فتویٰ دینا کیسا؟

سُوال: جو مفتی نہ ہونے کے باوُجود بغیر عِلْم کے فتویٰ دے اُس کیلئے کیا حکم

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ہے؟

جواب: ایسا شخص سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جس نے بغیرِ عِلْم کے فتویٰ دیا تو آسمان وزمین کے فِرِشتے اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص۵۱۷ حدیث۸۴۹۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحہ 716** پر فرماتے ہیں: سند حاصِل کرنا تو کچھ ضَرور نہیں، ہاں باقاعِدہ تعلیم پانا ضَرور ہے (تعلیم خواہ) مدرَسہ میں ہو یا کسی عالم کے مکان پر۔ اور جس نے بے قاعِدہ تعلیم پائی وہ جاہِلِ مَحض سے بدتر، ''نیم مُلّا خطرۂ ایمان'' ہوگا۔ ایسے شخص کو **فتویٰ نَوِیسی** پر جُراُت **حرام** ہے۔ اور اگر **فتویٰ** سے اگرچہ صحیح ہو، (مگر) وجہُ اللہ مقصود نہیں (یعنی دُرُست فتویٰ ہو تب بھی اگر اللہ کی رِضا مطلوب نہیں) بلکہ اپنا کوئی دنیاوی نفع منظور ہے تو یہ دوسرا اَسبابِ لعنت ہے کہ آیاتُ اللہ کے عِوَض ثَمَنِ قلیل (یعنی اللہ عزَّوَجلَّ کی آیتوں کے بدلے تھوڑا بھاؤ) حاصِل کرنے پر فرمایا گیا:

www.dawateislami.net

اُولٰٓىٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۷۷)

ترجمۂ کنزالایمان: آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں، اور اللہ (عزوجل) نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن، اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کیلئے درد ناک عذاب ہے۔ (پ۳ اٰل عمران ۷۷)

غَلَط مَسْئَلہ بتانا سَخت کبیرہ گناہ ھے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 23 صَفحَہ 711 تا 712 پر فرماتے ہیں: جُھوٹا مسئلہ بیان کرنا سخت شدید کبیرہ (گناہ) ہے اگر قصداً ہے تو شریعت پر اِفترا (یعنی جھوٹ باندھنا) ہے اور شریعت پر اِفترا اللہ عزوجل پر اِفترا ہے، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَؕ(۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو اللہ (عزوجل) پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔ (پ ۱۱ یونس ۶۹)

اگر عالِم بھول کر غَلَط مسئلہ بتادے تو گناہ نہیں

اور اگر بے علمی سے ہے تو جاہِل پر سخت حرام ہے کہ فتویٰ دے۔ ہاں اگر عالِم سے اِتّفاقاً سَہو (بھول) واقِع ہوا اور اُس نے اپنی طرف سے بے اِحتِیاطی نہ کی اور غَلَط جواب صادِر ہوا تو مُواخَذہ (مُ۔آ۔خَ۔ذَہ) نہیں مگر فرض ہے کہ مُطَّلَع ہوتے ہی فوراً اپنی خطا ظاہر کرے، اِس پر اِصرار کرے تو پہلی شِق یعنی اِفتِراء (جھوٹ باندھنا) میں آجائے گا۔ واللہ تعالیٰ اَعلَم۔

(فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص۷۱۱،۷۱۲)

جاہِل سے مسئلہ پوچھنا کیسا؟

سُوال: جان بوجھ کر کسی جاہِل سے مسئلہ پوچھنا کیسا؟

جواب: گناہ ہے۔ تاجدارِ رسالت، محبوبِ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ سراپا عبرت ہے: مَنْ اَفْتیٰ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ. یعنی "جس نے بِغیر عِلْم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔"

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج۳ ص۴۴۹ حدیث ۳۶۵۷)

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ''اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں، **ایک** یہ کہ جو شخص **عُلَماء** کو چھوڑ کر جاہلوں سے مسئلہ پوچھے اور وہ غلط مسئلہ بتائیں تو (بتانے والا تو گنہگار ہے ہی) پوچھنے والا بھی **گناہ گار** ہوگا کہ یہ **عالم** کو چھوڑ کر اس کے پاس کیوں گیا، نہ یہ پوچھتا نہ وہ غلط بتاتا۔ **دوسرے** یہ کہ جس شخص کو **غلط فتویٰ** دیا گیا تو اس کا **گناہ** فتویٰ دینے والے پر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بے علم کا مسئلہ شرعی بیان کرنا سخت **جُرم** ہے۔''

(مرآۃ المناجیح ج۱ ص۲۱۲)

اللہ

صلوا علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

" بے باکی کے ساتھ گناہ کئے جانے والے کا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے "ضرور" بخشے جانے کا ذہن بنا لینا دھوکا ہے"۔

المدینے
المدینہ
المکہ
البقیع

۸ ربیع الغوث ۱۴۳۷ھ
الموت

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

بچّوں کو اچھا ادب سکھاؤ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اپنی اولاد کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرو اور انہیں اچھا اَدب سکھاؤ۔

(اِبنِ ماجه، ۴/۱۸۹، حدیث: ۳۶۷۱)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net